یہ تصنیف پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سے آنے والے اُن مسلمانوں کی اولاد کے لیے لکھی گئی ہے جو امریکا میں مقیم ہیں اور اُردو رسم الخط سے ناواقف ہیں یا اُردو کتابیں نہیں پڑھ سکتے۔ امریکا میں دعوت و تبلیغ اور اقامتِ دین کی مختلف تنظیموں کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ اُن پر قدرے تنقید بھی کی ہے۔

مصنف کا موقف ''دنیا بھر کی اسلامی تحریکیں داعی تیار کریں'' (ص ۱۲۳) محلِ نظر ہے کیونکہ کفر اور اُس کے نمایندے سیاسی اقتدار پر قابض ہیں۔ اس لیے سیاسی جدوجہد کو ترک نہیں کیا جاسکتا، اُن کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ ''دعوتی لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں موجود ہے'' (ص ۸۲)۔ امریکا میں اسلامی دعوت کا کام کریں اور راہنما کردار ادا کریں'' (ص ۲۰۵)۔ امریکا میں بسنے والے مسلمان سرگرم زندگی گزار رہے ہیں اور اُن کی صلاحیتوں کا لوہا مانا جاتا ہے۔ اُنھیں چاہیے کہ وہ بھی اسلامی تحریکات سے سیکھیں۔ امریکا میں رہنے والے مسلمان سود، مخلوط معاشرے، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور طالبانائزیشن کا مقابلہ کیسے کریں، اس کا ذکر نہیں۔ (محمد ایوب منیر)

عصر حاضر کی مجاہد خواتین، مریم السید ہنداوی۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۳۵۴۳۴۹۰۹-۰۴۲۔ صفحات: ۲۳۲۔ قیمت: ۲۱۰ روپے۔

آج اخوان دنیا کا موضوع ہیں لیکن یہ تحریک اس سے پہلے کس کس مرحلے سے گزری، یہ حالیہ تاریخ کی ایک عجیب داستان ہے۔ اخون سے مسلسل قلبی تعلّق اور ان کے بارے میں ہمارے لٹریچر کے آگاہی دینے سے ایسا لگتا ہے کہ نصف صدی سے زیادہ کی یہ پوری تاریخ ہماری آنکھوں کے سامنے گزری ہے۔

حسن البنا کی شہادت، چھے قائدین کو پھانسی دیا جانا، اور پھر سید قطب کی پھانسی، جیسے سب کل کی باتیں ہیں۔ مولانا مسعود عالم ندوی کی دیارِ عرب میں چند ماہ نے پاکستان کی تحریک اسلامی کو عالمِ عرب سے، وہاں کی تحریکات سے، شخصیات سے، اہم کتب، رسائل اور فکری لہروں سے آگاہ کیا۔ پھر یہ سلسلہ مختلف شکلوں میں مختلف افراد کے ذریعے جاری رہا۔ ۱۹۵۲ء میں مصری انقلاب میں شاہِ فاروق کا تخت اُلٹ گیا، اور معروف ہے کہ ناصر اور اس کے ساتھیوں کی پشت پر اخوان تھے۔ ۲۰، ۲۵ سال میں اخوان نہ صرف مصر، بلکہ دوسرے عرب ممالک میں ایک قوت بن